انوار شریعت

سنی دار الاشاعت

علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ

فیصل آباد پاکستان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ

(ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ)

جَامِعُ الفَتَاوٰی

حصہ اوّل ـــ تا ـــ ہشتم

از

افادات مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ

حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ

صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی قدس سرہٗ

مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مُرتّبہ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

80/-

الناشر

سُنّی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

بار اوّل ——— سنہ ۱۹۷۰ء سنہ ۱۳۹۰ھ

تعداد ——— ایک ہزار

ناشر ——— سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

مطبوعہ ——— دین محمدی پریس لاہور

کتابت ——— غلام سرور قادری رضوی

قیمت ——— سفید کاغذ ۱۲ روپے۔ نیوز پیپر ۱۰ روپے

کو شرمانا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ قبول حق کی توفیق عطا فرمائے آمین ؟

اب کتب فقہ پر ایک سرسری نظر ڈالیئے۔ کنز الدقائق میں ہے ویثوب علامہ شیخ مصطفیٰ علیہ الرحمہ شرح کنز میں فرماتے ہیں ویثوب فی جمیع الصلوٰۃ۔ عینی شرح کنز میں ہے ویثوب من التثویب وھو عود الی الاعلام و انما اطلقہ لتبیینھا علی استحسنہ المتاخرون من التثویب فی کل الصلوٰۃ لظھور التوانی فی الامور الدینیۃ۔ نیز اسی میں ہے وما استحسنہ المتاخرون وھو التثویب فی سائر الصلوٰۃ لزیادۃ غفلۃ الناس۔ مستخلص الحقائق میں ہے واستحسن المتاخرون التثویب فی سائر الصلوٰۃ لزیادۃ غفلۃ الناس والیہ اشار المصنف بقولہ ویثوب بغیر فصل بین الفجر وغیرھا۔ مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں ہے ویثوب بعد الاذان فی جمیع الاوقات لظھور التوانی فی الامور الدینیۃ فی الاصح وتثویب کل بلدۃ بحسب ما تعارفہ اھلھا۔ طحطاوی وحاشیہ مراقی الفلاح میں ہے استحسنہ المتاخرون وقد روی احمد فی السنن والبزاز وغیرھما باسناد حسن موقوفاً علی ابن مسعود وما راٰہ المسلمون حسناً فھو عند اللہ حسن۔ بدائع ملک العلماء امام کاشانی رضی اللہ عنہ میں ہے۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال کان التثویب علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ خیر من النوم۔ نیز اسی میں ہے نصار سائر الصلوٰۃ فی زماننا مثل الفجر فی زمانھم فکان زیادۃ الاعلام من باب التعاون علی البر والتقویٰ فکان مستحسن بحر الرائق میں ہے واطلق فی التثویب انہ لیس لہ لفظ یخصہ بل تثویب کل بلد علی ما تعارفوہ اما بالتخنح او بقولہ الصلوٰۃ الصلوٰۃ او قامت قامت لانہ للمبالغۃ فی الاعلام وانما یحصل بما تعارفوہ نعلی ھذا اذا احدث الناس اعلاماً مخالفاً لما ذکر جاز کذا فی المجتبیٰ وافاد انہ لا یخص صلوٰۃ بل ھو فی سائر الصلوٰۃ وھو مختار المتاخرین لزیادۃ غفلۃ۔ آیات مذکورہ وعبارات منقولہ سے ظاہر وزاہر واضح ہوا ہر کہ نماز کے بعد اذان اعلام جسکو تثویب کہتے ہیں جمعہ وغیرہ تمام نمازوں میں جائز اور متاخرین کے نزدیک مستحسن اور منکرین کا انکار اور اصرار بالکل غلط اور بیکار واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

محمد نعیم الدین عفا عنہ المعین

مدینہ طیبہ کو یثرب کہنے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے مدینہ طیبہ کو یثرب نہ کہنا چاہیئے کیونکہ وہ مشتق ہے ثرب

سے جس کے معنی فساد کے ہیں۔ یا یہ وجہ ہے کہ یہ نام ایک کافر کا تھا۔ اس سے ایسی زمین پاک کو نسبت کرنا سخت مذموم ہے۔ نیز حدیث شریف میں آیا ہے اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اُسَمِّیَ الْمَدِیْنَةَ طَابَةَ کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھکو حکم دیا کہ مدینہ کا نام طابہ رکھوں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص مدینہ کی طرف کسی بدبو کی نسبت کرے یا وہاں کی ہوا کو بُرا کہے یا پسند نہ کرے۔ تو وہ شخص واجب التعزیر ہے اسکو قید کیا جائے یہاں تک کہ وہ توبۂ خالص کرے۔ اور عمرو کہتا ہے کہ اگر یہ لفظ بُرا ہوتا تو حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ جیسی ہستی ایسا کیوں لکھتی کہ ؂

کے بود یارب کہ رو در یثرب و بطحا کنم
کہ بمکہ منزل وگہ در مدینہ جا کنم

تو معلوم ہوا یثرب لکھنا جائز ہے۔ اور متاخرین شعراء نے بھی اسکو لکھا ہے۔ جیسے مولانا تمنا صاحب یا مولانا فرید احمد وفا صاحب۔ تو اس بناء پر زید کا قول کسی طرح صحیح اور قابلِ تسلیم نہیں۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ آیا قول زید کا صحیح ہے یا عمرو کا؟ بینوا و توجروا۔

العبد فقیر عبد المصطفیٰ محمد صابر حسین المخاطب بصابر اللہ شاہ اشرفی مراد آباد۔ مشتاق حسین عرف کلن اشرفی ساوہ کارمراد آباد

الجواب:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ صورتِ مسئولہ میں زید کا قول صحیح اور قابلِ اعتماد و مطابق حکم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اسلئے کہ حدیث پاک میں مدینہ طیبہ کو یثرب کہنے سے ممانعت وارد۔ اور یثرب کہنا منافقین کی طرف منسوب ہے۔ نیز یثرب اسم قبیح ہے۔ اور طیبہ یا مدینہ اسم حسن اور اسماءِ حسنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ہیں۔ اور اسماءِ قبیحہ کی نسبت مبغوض۔ لہٰذا مدینہ طیبہ کو طیبہ، طابہ مدینہ کہنا ہی چاہیئے۔ یہی احمد ہے یہی محمود۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت بقریة تاکل القری یقولون یثرب وھی المدینة الحدیث۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ کو ایسے شہر کی طرف ہجرت کرنے کا حکم فرمایا گیا کہ تمام شہروں پر غالب آجائیگا۔ لوگ اسکو یثرب کہیں گے حالانکہ وہ مدینہ ہے" اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور کی مرضی ہے کہ اس شہر پاک کو بجائے یثرب کے مدینہ کہنا چاہیئے۔ اور یثرب نام رکھنا اس بقعۂ طاہرہ کے لئے غیر مناسب ہے۔ اور اسکی شرح فتح الباری میں یقولون یثرب وھی المدینة کے تحت میں ہے ای بعض المنافقین یسمیھا یثرب واسمھا الذی یلیق بھا المدینة۔ یعنی بعض منافقین مدینہ طیبہ کو یثرب کہتے ہیں اور یہ اسکی شان کے لائق نہیں۔ اسکی شان کے لائق نام مدینہ شب ہے۔ دوسری حدیث میں حضرت امام احمد روایت

فرمائی ہے من سمی المدینۃ فلیستغفر اللہ ھی طابۃ۔ یعنی جو شخص مدینہ طیبہ کا نام یثرب رکھے اسے چاہیئے کہ استغفار کرے اسکا نام تو طیبہ ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یقال المدینۃ یثرب رواہ عمر وابن ابی شیبۃ من حدیث ابو ایوب۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ مدینہ کو یثرب کہا جائے۔ اسی فتح الباری میں ہے و لفظہ قال عیسیٰ ابن دینار من المالکیۃ من سمی المدینۃ یثرب کتبت علیہ خطیئۃ وقال و سبب ھذہ الکراھۃ لان یثرب اما من التثریب ھو التوبیخ والملامۃ او من الثرب ھو الفساد و کلاھما مستقبح وکان صلی اللہ علیہ وسلم یحب الاسم الحسن ویکرہ الاسم القبیح۔ یعنی ان ہی احادیث شریفہ کی بناء پر عیسیٰ ابن دینار مالکی نے فرمایا جس نے مدینہ کا نام یثرب رکھا اس پر گناہ لکھا گیا۔ اور فرمایا کہ اس کراہت کی وجہ یہ ہے کہ یثرب یا تو تثریب سے بنا ہے اسکے معنی جھڑکنے اور ملامت کرنے کے آتے ہیں اور یا ثرب سے بنا ہے۔ اسکے معنی فساد اور خرابی کے ہیں۔ اور یہ دونوں معنی قبیح اور برے ہیں۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اچھے نام کو محبوب رکھتے تھے۔ اور برے نام کو ناپسند فرماتے تھے۔

ان احادیث اور تصریحات اکابر سے صاف طور سے معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا شرعاً مکروہ و ممنوع ہے اور اس پر استغفار کرنے کا حکم ہے اور اس یثرب کے معنی ایسے قبیح ہیں کہ جسکو مدینہ طیبہ کی طرف منسوب کرنا سخت برا ہے۔ لہٰذا قول زید کا صحیح اور قول عمرو کا غیر صحیح ہے۔ رہا عمرو کا استدلال حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے۔ سو یہ صحیح نہیں کیونکہ حدیث میں ممانعت وارد ہوئی تو اسکے مقابل کسی بزرگ کے کلام میں اس لفظ کے استعمال کا پیش کرنا کیا مفید۔ کلام رسول کے سامنے کلام غیر قابل ترجیح نہیں ہو سکتا۔

علاوہ بریں حضرت جامی کے کلام کی بہت عمدہ توجیہ یہ ہے کہ یثرب سے حوالی و نواحی مراد ہیں۔ نہ خاص شہر مدینہ چنانچہ یثرب پر بطحا کو بطریق تفسیر عطف فرمانا اسکا مؤید ہے۔ اور دوسرے شعر میں ہے۔

گرد صحرائے مدینہ تو بیت آمد یار سول
من سر خود را فدائے خاک آں صحرا کنم

فرمانا دلیل ہے اس بات کی کہ شعر اول میں یثرب سے مدینہ طیبہ کے گرد و پیش کا صحرا مراد ہے۔ ایک بزرگ کے کلام کی استقامت توجیہ نہایت بہتر ہے تاکہ ممانعت حدیث لازم نہ آئے۔ مگر صریح حدیثوں کے ہوتے ہوئے اسکو سند بنانا نادانی ہے عمرو نے مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کا شعر لکھا اور آیت کیوں نہ لکھدی جس میں ارشاد ہے یا اھل یثرب لا مقام لکم

فاز جعلوا۔ مگر اسکا کام اس سے بھی نہ بنتا کیونکہ یہاں قرآن پاک میں مقالہ کفار نقل فرمایا ہے اس سے جواز پر استدلال نہیں ہو سکتا۔ فتح الباری میں ہے وقالوا ما وقع فی القرآن انما ھو حکایۃ عن قول غیر المؤمنین۔

اب بحمد اللہ مسئلہ واضح ولائح ہو گیا۔ مدینہ طیبہ کو ہرگز یثرب نہ کہا جائے۔ اور یثرب کہنے والے پر استغفار کرنے کا حکم ہے۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم وعلمہ عز اسمہ اتم واحکم۔

کتبہ

العبد المعتصم بحبلہ المتین

محمد نعیم الدین عفی عنہ المعین

وہابیہ کی عیاریاں اور التلبیسات کا افشاء راز

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء ملت اہل سنت وجماعت ان امور ذیل میں کہ

(۱) مخالفین اور وہابیہ دیوبندیہ نے جو یہ شور اٹھایا ہے کہ اعلیٰ حضرت حکیم امت۔ مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ شیخ الاسلام والمسلمین سیدنا مولانا شاہ مفتی محمد احمد رضا خان صاحب محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کثرت سے علماء امت کو کافر کہتے ہیں۔ اس لئے اعلیٰحضرت کو مکفر المسلمین کے لقب سے یاد کرتے ہیں تو آیا یہ کہنا ان کا حق ہے یا باطل۔ ہدایت ہے یا ضلالت۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ جن علماء کو اعلیٰحضرت قدس سرہ العزیز نے کافر کہا یا کفر کا فتویٰ دیا ہے تو کن وجہ سے۔ کیا از روئے دلائل شرع شریف یا یوں ہی بلا دلائل کافر کہنا استعمال کیا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ بلا ثبوت شرعی کسی مسلمان کو کافر کہنا گناہ عظیم بلکہ حقیقتہً بحکم حدیث شریف خود کافر بننا ہے۔ تو مخالفین کا یہ کہنا کہ اعلیٰحضرت کا جو شخص ہم خیال وہم عقیدہ نہ ہو اسکو مسلمان ہی نہیں جانتے تو آیا یہ صحیح ہے یا غلط؟

(۲) دیوبندی علماء تو کہتے ہیں کہ اعلیٰحضرت نے کتاب حسام الحرمین میں بہت سی عبارتیں کاٹ چھانٹ کے نقل کر کے علماء حرمین شریفین سے کفر کا فتویٰ لکھوا لیا ہے۔ چنانچہ ایک کتاب "التصدیقات لدفع التلبیسات" معروف بہ مہند جسکو مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی نے مرتب کر کے شائع کی ہے۔ جس پر حرمین شریفین اور ہند کے علماء کی مہریں اور تصدیقیں موجود ہیں جس سے سند لاتے کہ علماء دیوبند کے عقائد پر علماء حرمین شریفین تصدیق فرماتے ہیں لہٰذا استفسار ہے کہ کتاب حسام الحرمین حق ہے یا کتاب "التصدیقات" ہمارے سنی علماء کرام کا عمل کس پر ہے! دیوبندی عقائد والوں کو تو بڑا ناز ہے کہ ہم لوگ حق پر ہیں۔ اور بریلوی عقائد والے مفتری اور کاذب کہ ان کے